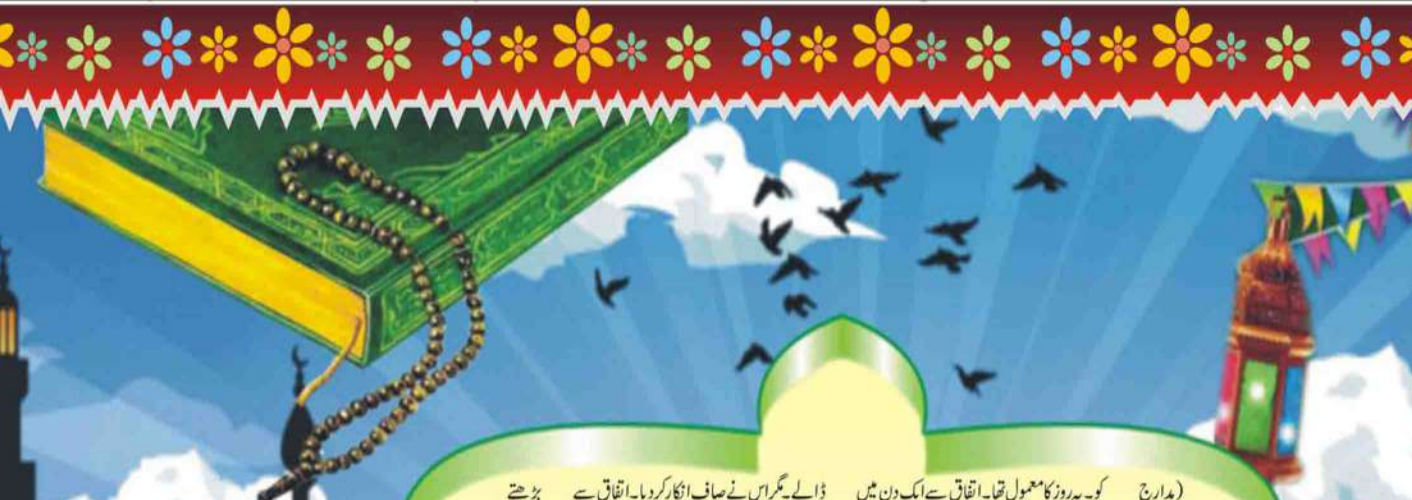


MEMBER ABC Certified
WUOJ
روزنامہ "عوامی لکار" راولپنڈی
عوامی لکار
باقی عدہ تصدیق شدہ اشاعت ایڈیٹر انچیف محمد فیصل ندیم



ذہنی ایڈیشن

مقصود ہو لکھا جاتا ہے، وہ عمل مبارک ہی کیوں نہ ہو۔
بڑے شخص جس عمل کی بھی نیت کرے لکھ لیا جاتا ہے گرچہ اسے انجام نہ دے سکے۔
بڑے شخص اگر سوچا ہے یا بھول جائے تو معمول کے مطابق جو عمل کرتا تھا اسے لکھا جاتا ہے۔
بڑے شخص بڑے بے نیار ہو جائے یا حالت سز میں ہو تو اس کے اخلاص کے سبب اس کے لیے وہی عمل لکھا جاتا ہے جو عادت اقامت و صحت میں کیا کرتا تھا۔
بڑے اخلاص کے سبب اللہ تعالیٰ امت کی مدد فرماتا ہے۔
بڑے اخلاص آخرت کے عذاب سے نجات دلاتا ہے۔
بڑے دنیا و آخرت کی سمیٹوں سے نجات دلاتا ہے۔
بڑے اخلاص کے سبب آخرت میں درج کی بلندی حاصل ہوتی ہے۔
بڑے حسن خاترہ نصیب ہوتا ہے۔
بڑے دماغوں کی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔
بڑے تجربہ مند اور شاندار بنائی کی پشت پناہی ہے۔
بڑے جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات عطا ہوتی ہے۔
بڑے (از اخلاص کے ثمرات اور ریا کاری کے نقصانات از سر معینہ سر عمل بن وصف عطا ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب باتوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین بجا سیدہ المرسلین)

ذالے بھراں نے صاف انکار کر دیا۔ اتفاق سے ایک موقع پر وہ خاندان کے ساتھ سید تریخ قنلا میں جہاں ہوئی۔ فقیر وفات سے مجبور ہو کر وہ میرے پاس مدد مانگنے آئی تو میں نے اسے ایک سو میں دینار اس شرط پر دیے کہ وہ مجھے ختمائی میں اپنے نفس پر نقد دے۔ مجبوراً وہ اس پر آمادہ ہو گئی۔ جب میں نے اس پر قابو پا لیا۔ ایک روایت کے مطابق جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے

گودے روز کا معمول تھا۔ اتفاق سے ایک دن میں چارے کی تلاش میں بہت دور نکل گیا اور گھرا آتی دیر سے واپس آیا کہ میرے ماں باپ انتظار کرتے کرتے بھوکے سو گئے۔ میں ان کے لیے بکریوں کا دودھ نکال کر لایا۔ دیکھا کہ دونوں گھری نیند میں سو رہے ہیں۔ میں نے ان کے آرام کا خیال کرتے ہوئے ان کو چگانا پسند کیا اور نہ ہی ان سے پہلے بیوی بچوں وغیرہ کو دودھ

پلانا گوارا کیا اور درات بھراں کے سر بندے دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا اور ان کے گانے کا انتظار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ گھبرا ہو گئی اور بچے رات بھر بھوک سے میرے قدموں میں پرے پلکتے رہے۔ بہر حال جب وہ بیدار ہو گئے اور انہوں نے اپنے گھصے کا دودھ لیا لیا پھر ہم سب نے پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے ماں باپ کا یہ احترام اور خدمت تیری رضا کے لیے کیا ہو تو اس تک عمل کے واسطے سے ہم کو اس چنان کی سمیٹ سے نجات دے۔ اس دعا کے بعد وہ چنان تھوڑی ہی بہت ہی گمراہی سے وہ کھل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے مسافر نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ دوسرے مسافر نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے بچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے اس لڑکی سے اس سے بھی زیادہ شریعتی عقیدت تھی کسی مرد کو ایک عورت سے ہوتی ہے۔ میں نے اس کو اپنی بیوی کا شکار بنانے کے لیے کافی ڈور سے

مختلف لوگوں کو جسے اڑانے کے لیے دے رکھی ہے"۔ (سورہ طہ ۳۰/۱۳۱)
بعض لوگ انتہائی مال دار اور دولت مند ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ مال دولت کی حرص و طمع میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لیے وہ مال دار اور دولت مند ہونے کے باوجود محتاج اور حاجت مند رہتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف بعض لوگ انتہائی غریب اور مفلس ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ مال و دولت کی حرص و ولع میں نہیں پڑتے، بلکہ جو کچھ "وقت لایبوت" میرا آج ہے، اس پر قاعدت کر لیتے ہیں، چنانچہ وہ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب سے بے نیاز ہے، یہ ذات خود قائل عرفیہ ہے"۔ (سورہ لقمان ۳۱/۲۶)
ایک جگہ فرماتے ہیں:
"اور اگر کوئی نامحرمی کرے تو اللہ بڑے نیاز ہے، یہ ذات خود قائل عرفیہ ہے"۔ (سورہ لقمان ۳۱/۱۲)
ایک جگہ فرماتے ہیں:
"اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ ذی نیازان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے"۔ (سورہ آل عمران ۳/۹۷)
ایک جگہ فرماتے ہیں:
"یقیناً اللہ ذی نیازان کے لوگوں سے بے نیاز ہے"۔ (سورہ عنکبوت ۲۹/۶)
اسلام میں استغنا و بے نیازی کا سب سے بڑا اور اہم اصول "قاعت پندی" ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جو کچھ عطا ہے اس پر صبر و شکر کرے اور وہ زیادہ حرص و طمع نہ کرے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:
"اور جن چیزوں میں میں تم کو ایک دوسرے پر فقیہ دی ہے، اس کی تمنا نہ کرو"۔ (سورہ نساء ۴/۳۲)
ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:
"اور ذی زندقہ کی اس بہاری طرف آنکھیں اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ہم نے ان (کافروں) میں

مولانا رضوان اللہ پیشاوری
اخلاص تمام اعمال کی مدد ہے اور وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو اس جسم کے مانند ہے جس میں روح نہ ہو، کیونکہ اخلاص عبادت و اعمال میں روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر انسان کا بنیادی سطح نظر یہی ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اس کی رضا کو حاصل کرے اور جنت کا درجن انہیں نصیب ہو، اس مقصد کے لیے اخلاص کا ہونا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کا حسن معتز ہے نہ کہ محض کثرت، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **يَبْتَغُوا عَمَلًا اِحْسَنًا** (الملک) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اعمال کے حسن کو چاہنے کا تذکرہ کیا ہے، کثرت کا نہیں، چنانچہ اعمال کی قبولیت اور اس پر اجر و ثواب کے حصول کے لیے اس میں روحانیت و اخلاص اور کیفیت کا اعتبار ہے نہ کہ محض تعداد یا قلت و کثرت کا۔ حضرات فرمیں نے آیت کے لفظ "احسن عَمَلًا" کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ اس سے وہ عمل مراد ہے جو اخلاص پر مبنی ہو اور شریعت کے مطابق ہو۔ اس آیت کے پیش نظر عملاً و تحقیقاً نے اعمال صالحہ کی قبولیت کے لیے دو شرطیں ذکر کی ہیں: (۱) اخلاص یعنی وہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کیا جائے۔ (۲) انجام صحیح و مستقیم ہو و قرآن و سنت کی

اخلاص کی حقیقت، فضیلت، فوائد اور ثمرات

مسلمان اپنے قول و عمل، جملہ تصرفات اور ساری تعلیمات و توجیہات سے صرف اللہ واحد کی ذات کا قصد کرے

درمیان بیٹھ گیا تو اس نے بڑی عاجزی سے کہا، ساتھ لکھی مذاق نہیں کراوں۔ یہ تمام چیزیں درحقیقت تمہاری اجرت کا نتیجہ ہے۔ اس نے وہ سب موٹی اور لوہڑی غلام مجھ سے لے لیے اور سب کو بانٹا ہوا لے گیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اے اللہ! اگر یہ نیک کام نہیں ہے صرف میرے لیے کیا ہے تو اس کے فضل میں اس سمیٹ کو دور کر دے جس میں ہم تمام گرفتار ہیں۔ چنانچہ چنانچہ غار کے منہ سے باہر نکل گئی اور تینوں باہر نکل آئے۔ (پاش الصالحین)
یہ واقعہ بیان فرما کر نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ایک نیک اعمال اور بلند کردار کی ترقی دہی ہے جو اخلاص اور تقویٰ کی برہمی ہوتی رات کی تاریکی اور توجہی میں بھی عمل اور کردار کا وہی سچ رہے جو ان کے اہلے اور لوگوں کی عام نیکوں میں ہو کر آئے۔ کوئی بھی عبادت اور عمل انجام دیتے ہوئے بندے کا اللہ تعالیٰ سے راستہ تعلق

استغنا و بے نیازی

انسان کو اللہ تعالیٰ کے سوا تمام دنیا سے مستغنی اور بے نیاز ہو کر زندگی گزارنی چاہیے۔ وہ غلطی سے بھی لوگوں کے مال و دولت، عہدہ و مندرجات کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے

اللہ کریم کی معیت ذاتی..... حضرت ابوبکر صدیق کا خاصہ ہے

اللہ میرے ساتھ ہے۔ دنیا میں جو لوگ اس کا ادراک حاصل کر لیتے ہیں، ان کے سبھی مسائل حل ہو جاتے ہیں

امام الصدیقین صرف حضرت ابوبکر صدیق کا لقب ہے، اسے کسی دوسری جگہ استعمال نہ کیا جائے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق کا وصال ہوا اور سیدنا فاروق اعظم سربراہ خلافت ہوئے تو عرض کیا گیا، یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: نہیں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ابوبکر صدیق کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح امام الصدیقین کسی دوسرے پر نہیں بتتا، صرف ابوبکر صدیق کا لقب ہے۔ کائنات میں یہ دو ہستیاں ہیں جنہیں معیت ذاتی حاصل ہے، ان کی بھی ذات ہے، ادھر اللہ کی بھی ذات ہے۔

جن میں سے ہر ایک قبیلہ میں ہزار ہزار دینار تھے، یہ قبیلان جب انہوں نے لوگوں کے پاس نہیں تو اس نے دیکھا کہ تو قبیلہ وہی قبیلان ہیں، جو قاضی صاحب کے پاس بھیجی گئی تھیں اور ان کی ہمیں تک نہیں تو تھیں، انہوں نے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ قاضی بکاڑے ان میں سے ایک قبیلہ بھیجیں کوئی بل کہ اسے جو ان توں محفوظ رکھ لیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ قاضی بکاڑے اسی خیال سے، انہیں استعمال نہیں کیا کہ امیر سے بلاشبہ اس وقت تعلقات اچھے ہیں، لیکن اگر کبھی اختلاف پیدا ہوا تو انہیں جو ان کا توں واپس لونا دوں گا۔ انہوں نے استغنا پارٹی سے بلندی کر دار، ذہانت و حکمت اور استغنا و بے نیازی کی یہ نرالی شان دیکھ کر شرم سے عرق عرق ہو گئے۔
(انجم الابرہہ فی اذکار ملوک مصر القاترہ ۳/۱۹)
کہاں سے اقبال تو نے سبھی سے یہ وہی دیکھا کہ چچا پاشا میں سے میری بے نیازی کا اس کے برعس فانی ذہن کا یہ چچار یوں کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں ایک شخص نے سچی، بیخبر اور ایک میٹھا چچا پیش کیا آپ علیہ السلام نے سچی اور تیرے قول فرمایا اور میٹھا حادواہیں کر دیا اور آپ علیہ السلام نے عبادت شریفہ بھی کی کہ حضور کا یہ قول فرمایا لے اور بعض کارڈ فرمادیتے۔ چنانچہ آپ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: "میرا یہ ارادہ ہے کہ کسی شخص کا ہدیہ

اللہ کی طرف سے صفائی ہے۔ یعنی مخلوق اللہ نے پیدا فرمائی ہے آدم علیہ السلام کی اولاد میں جو گذر چکی ہے یا جو قیامت تک آئے گی، اس میں دو ہستیاں ایسی ہیں جنہیں معیت ذاتی حاصل ہے۔ غیر مشروط، نہ اللہ کی طرف سے صفات ہیں، نہ بندے کی طرف سے صفات ہیں۔ انبیاء علیہم السلام میں آقائے نامہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق، ایک ہستی ام المومنین اور دوسری ہستی ام الصدیقین حضرت صدیق اکبر قرآن کریم اس پر گواہ ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور حضرت ابوبکر صدیق کے زانو پر سر جھانکے آرام فرما رہے تھے تو مشرکین کہہ تلاش کرتے ہوئے غار کے سامنے پہنچ گئے، ہمارا کوئی بھلا نہیں ہوا۔ اب سامنے سندر گئے اور پیچھے فرعون کا لنگر ہے۔ سندر میں چھلانگ لگائیں تو مارے جائیں گے فرعون کا لنگر پہنچ جائے گا تو قتل ہو جائیں گے۔ جب وہ گھبراے تو حضرت موسیٰ نے فرمایا ان معنی دی سہیلین یہاں اللہ کا ذاتی نام نہیں لیا۔ اللہ نہیں فرمایا، رب فرمایا۔ میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ میرے لیے راستہ پیدا کرے گا۔ کبھی معیت باری تو ہے لیکن

کے دل میں آقا سے نامہاد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے، عقیدت ہے اور بھنا بھاری عطا کرتا ہے مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت باری کا ادراک ہوتا جاتا ہے۔ اللہ کریم کی ذات اور اس کی صفات میں تبدیلی نہیں آتی، بندے میں تبدیلی آتی جاتی ہے۔ یہ چھوٹی سی مثال ہے، آپ دیکھا چلاتے ہیں۔ ایک ہی بن ہے، ان کرتے ہیں تو وہ آہستہ آہستہ رنگتے لگ جاتا ہے۔ اسی بنی کو مزید گھماتے ہیں تو اس میں کئی زیادہ آجاتی ہے۔ کبھی بھی وہ ہے، پچھلا بھی وہی ہے لیکن اسے اگلے نمبر پر لے جاتے تو اور تیز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان میں تبدیلی آتی ہے، وہ مقام پر تھوڑی سی معیت محسوس کرتا ہے، دوسرے پر اس سے زیادہ، بالآخر اسے وہ کیفیت نصیب ہو جاتی ہے کہ زندگی بھر معیت باری کا احساس رہتا ہے اور یاد رہے کہ بندوں کو بڑھتی ہے۔
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہستیاں ہیں جنہیں ذاتی معیت باری نصیب ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی معیت ذاتی انسان کی صفات

نشان مرد مؤمن باقو گویم
چوں مرگ آید تجسم برب اوست
تھے ہر مومن کی نشانی تاؤں کہ جب موت
بھی آتی ہے تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ یہ کیفیت معیت باری میں نصیب ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق اس معیت کا ادراک ہوتا ہے۔ جتنا اس کا اللہ پر اعتماد ہے، چھٹی اس کے دل میں اللہ کی یاد ہے، چھٹی اس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، چھٹی اس



